فون نمبر ۲۱۳۵۲ رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۴۷۶

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

ایڈیٹر ڈاکٹر سعید احمد علوی نسیم

سالانہ چندہ چار روپیہ
فی پرچہ ۱۸ پیسے

ترسیل زر کا پتہ
۱۔ محمد حسین بخش علوی کاکوروی منیجر کاکوری اخبار ۲/۳ امین الدولہ
۲۔ مبارک بک ڈپو بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۲

خبروں اور مضامین کے سلسلے میں جملہ خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

جلد نمبر (۳) | ۱۵ جنوری ۱۹۶۵ء مطابق ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ | شمارہ نمبر (۹)

شراب کہنہ

از منشی اعجاز حسین صاحب علوی مرحوم اعجاز کاکوروی

درد یہ نالوں میں تیرے یہ تڑپ مجھ سی کہاں
دور ہو او رے پپیہے چیخ مت تو پی کہاں

دیکھ کر صحرا میں میری نعش مجنوں نے کہا
دیکھنا لائی تھی اس دیوانے کو مستی کہاں

کوچۂ جاناں سے لائی مثل وحشی سوئے دشت
یاں سے اب لیجائے دیکھوں دل کی بیتابی کہاں

منہ اندھیرے تم کہاں سے آئے جاتے ہو کدھر
شب بتا دو کس کے پہلو میں کٹی کاٹی کہاں

حسرت دیدار مجھ کو پاس وہ آنکھوں میں دم
موت سے پوچھے کوئی اس وقت تو آئی کہاں

جب کہا لیتی ہے چٹکی دل میں تیری ہر ادا
ہنس کے فرمایا دکھا دو ہم کو چٹکی لی کہاں

ہجر میں تھی یاد تیری آئی پر تو وصل میں
سچ بتا دے اے اجل اتنے دنوں سے تھی کہاں

ہو برا الفت کا سنتے ہیں جو کہتے ہیں حضور
ورنہ ان باتوں کے تھے اعجاز ہم عادی کہاں

ہائر سکنڈری اسکول کاکوری

(۱)

گذشتہ شمارہ میں ہم نے کاکوری ہائر سکنڈری اسکول پر جو قلم اٹھایا تھا وہ بھی مجبوراً۔ حالات و واقعات کچھ ایسے سنگین صورت اختیار کرتے جا رہے تھے کہ اعلان۔ اخبار کا نکلنا تھا۔ کہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ذمہ داران اور کارکنان پر کیا بیتی۔ مگر بعد۔ وہاں اسکول ضرور متاثر ہوئے اور کافی ہوئے۔ بابو ترویدی سنگھ صاحب ہی ایک ایسی ہستی کمیٹی انتظامیہ میں ہے جو سنجیدگی سے اس پر غور کر سکتی ہے اور اس ڈوبتی نیا کو بھنور سے نکال سکتی ہے اور اسی خیال سے ہم نے اخبار ریڈ لائن کر کے ان کو ارسال کر دیا تھا۔ کیونکہ ہم اچھی طرح واقف ہیں کہ ان کو اسکول کی صحیح حالت سے ناواقف رکھا جاتا ہے۔ یہ کہنا جانا کہ اخبار کو نجی معاملے میں مداخلت کا کیا حق ہے غلط ہے۔ کاکوری اخبار وطن کی آواز ہے اخبار کو آزادی تحریر و تقریر حاصل ہے۔ ہم ہر اس بات پر جو پبلک مفاد کے خلاف ہوگی جو قصبہ اور باشندگان قصبہ کی فلاح و بہبودی کے خلاف ہوگی، ہمارے اخلاق ہماری معاشرت، ہمارے اتحاد سے ٹکرائیگی ہم لکھیں گے اور ضرور لکھیں گے ہماری آنکھیں اگر کوئی ایسا مشاہدہ کرینگی جو اصول معاشرت، ہماری روایات، قومیت ہماری میل و ملت پر اثر انداز ہوگی ہم قلم اٹھائیں گے اور ضرور اٹھائیں گے۔ ہمیں کبھی بھی اس کی مطلق پرواہ نہ ہوگی کہ ہمارا کون بھائی، ہمارا کوئی دوست اس میں شریک ہے یا نہیں۔ بابوجی کو شاید اس کا علم نہیں کہ ہم بھی کبھی اسکول کمیٹی کے ادنیٰ خادم تھے۔ ہم اسکول کے ابتدائی جلسے میں جو خواجہ عزیز احمد صاحب کی کوٹھی میں ہوا تھا اور جناب رام آسرے صاحب کی صدارت میں آئین و ضوابط بنے تھے موجود تھے جو کمیٹی بنائی گئی تھی اس کا ہی انداز کچھ عجیب درانی انداز تھا۔ بہرحال اسکول کی داغ بیل اسی جلسہ کی مرہون منت ہے۔ یہ مضحکہ خیز کوششیں بخشنہ رہیں کہ اس گھروندے کی باگ ڈور جہاں تک ہو سکے اپنے ہی ہاتھوں میں لے۔ بانیان مدرسہ سے پوچھئے کہ اس وقت جو کمیٹی انھوں نے حسب منفعت کے لئے بنائی تھی وہ فائدہ حاصل ہو چکا۔ اب ان مجبور و معذور افراد کو کیوں اس پر مجبور کیا جا رہا ہے کہ کمیٹی میں جگہ گھیرے رہیں۔ دوسروں کو موقع کیوں نہ دیا جائے جو کام کے اہل ہوں اور نام نہاد ممبران میں نہ ہوں مثال کے طور پر آپ ممبران کمیٹی پر نظر غائر ڈالئے۔ قاضی ملا شید صاحب صاحب۔ لالہ رام صاحب شیخ نجم دونوں بے چارے مفلوج ہیں تاریخ کمزور ہو چکا۔ یادداشت ختم کر چکے ہیں۔ آپ کو نہیں معلوم ہم واقف ہیں کہ ان بیچاروں سے آپ کے اساتذہ غلط فائدہ حاصل کرکے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لالہ رام اس بیچارے چلنے پھرنے سے معذور ہیں آپ کافی فائدہ اور مدد ان سے لے چکے اب ان کو ریٹائر کیجئے ڈاکٹر عزالدین حسین صاحب کو ہم جانتے ہیں۔ ایک عرصہ سے تارک الدنیا ہو چکے جلسوں میں بھی شرکت شاذ و نادر ہوتی ہے کیا ضرورت کہ خون لگا کر شہیدوں میں شامل رہیں۔ بابوجی یہ لوگ باقی الاصلاحات میں شمار کئے جانے والے لوگ ہیں۔ ان کو عملی اقدام کرنے والے سمجھنا ایک ہم ہی نہیں جہاں تک باشندگان کاکوری کا تعلق ہے اور ان سے گفتگو کا موقع ملا ہے یکزبان ہو کر اس کا اقرار کرتے ہیں کہ ابتدا سے لیکر اب تک کسی نے اگر دوڑ دھوپ کی ہے حقیقۃً بیاکل کی جتنی دھوپ میں راہ پر سے گزرتے جاتے ہیں اگر دیہات دیہات چکر لگایا ہے تو "درانی" اور "تریاٹھی" نے۔ مگر صاحب تو ہمیشہ شیر قالین رہے اور اب بھی اگر غور کیجئے تو یہی ہستیاں پیش پیش ملیں گی۔ ان کی محنت کی داد نہ دینا احسان فراموشی ہوگی۔ ان کی خدمات یقیناً زندہ تاریخ سنہرے حرفوں میں لکھے گا۔ ہم تو آپ سے یہ استدعا کرینگے کہ آپ بھی اسکول گیٹ پر ان ناموں کے پتھر لگا کر ان ناموں کو سراہئے مگر خدا کے واسطے اسکول کے اندرونی خلفشار کو گندی سیاست سے بیجا طرفداری۔ یکطرفہ ڈگری۔ فرزندان توہمات کو پروان چڑھنے دیجئے ہمیں صحیح احساس ہے کہ اخبار کی صاف گوئی نے یا پبلک کی دردمندانہ آواز نے ذمہ داران اسکول کی رات کی نیندیں حرام

کر دی ہیں۔ ہنگامی جلسے طلب کئے جا رہے ہیں۔ آپ یقیناً شریک ہوں گے۔ خدا کے واسطے سب سے پہلا قدم ان اساتذہ کے خلاف بے جھجک اٹھائیے جو خود ڈسپلن سے کورے ہیں۔ جو اسکول کے قواعد و ضوابط سے ناواقف ہیں۔ جو طالب علموں کے سامنے افسران سے تو تو کار، گالی گلوچ سے باز نہ آسکے وہ کیا طلبا میں نظم و ضبط قائم رکھ سکیں گے۔ ہم نے کتابوں میں ضرور پڑھا تھا کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ آج یہ مثل بالکل ہمارے اسکول پر صادق آگئی۔

بریں عقل و دانش بباید گریست۔ بہر حال ہم یہ تہیہ کر چکے ہیں کہ کچھ دنوں کے لئے اخبار کا کام اسی لئے وقف کر دیں اور اپنے ادارے میں ان گندے جراثیم کو ابھرنے نہ دیں بلکہ آگے بڑھ کر ہماری آپ کی پرانی معاشرت، یگانگت، اتحاد و اتفاق جو اب تک ضرب المثل رہا ہے آئندہ بھی برقرار رہے اور مٹنے نہ پائے (باقی آئندہ)

اسی ڈسپلن کے سلسلے میں ہم نے اسی اشاعت میں ایک اور واقعہ لکھا تھا۔ نفس واقعہ پر اتنا قلم نہیں چلایا تھا جتنا اہم بعد میں۔ اصل صورت حال کا علم ہوا۔ پہلا مضمون ہائر سکنڈری اسکول سے تعلق رکھتا ہے۔ ڈسپلن کی خلاف ورزی اس میں بھی کی گئی اور بالکل اسی طرح کا ایک واقعہ پرائمری گرلس اسکول کا ہے۔ فرق صرف اتنا ضرور ہے وہ اسکول مردوں کا ہے جو اپنے کو عقل کل حامل سمجھتے ہیں۔ اور یہ معاملہ عورتوں کے ایک معمولی اسکول کا ہے جو ناقص العقل کہی جاتی ہیں۔ ہمیں اس وقت بھی ڈسپلن کی خلاف ورزی پر اعتراض تھا اور ہے۔ اور ہم اس وقت بھی طرز عمل اور طریقہ تنبیہ کو غلط سمجھتے تھے اور اب بھی۔ اب ہمارے سامنے شاہدین کے بیانات موجود ہیں۔ اور یقین کرنے میں کوئی چیز مانع نہیں کہ موجودہ استانیوں میں اکثر و بیشتر ایسی ہیں جو ضرورت سے زیادہ بے حس و بیباک ہو چکی ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتی ہیں کہ افسر و ماتحت میں کوئی فرق بھی ہے یا نہیں اس سے پہلے بھی اسی طرح کی بدتمیزیاں ہو چکی ہیں۔ اتنا ضرور تھا کہ وہ استانیوں کی آپس کی لڑائیاں چلی آرہی تھیں، ذمہ داروں نے معاملے ٹھپ کر دیئے تھے۔ پھر سفارشیں پہونچائی گئیں۔ اور واپس بلا لیا گیا۔ استانیاں بجائے اس کے کہ اپنے کئے پر ندامت محسوس کرتیں اب اور آگے قدم اٹھایا گیا کہ افسر ہوتے ہوئے بدتمیزی کرنے کی جرأت پڑ گئی سنا ہے کہ انسپکٹرس صاحبہ خود تحقیق کرنے والی ہیں۔ ہم ان سے بھی یہی عرض کریں گے کہ فتنہ کو یہیں پر اگر ختم نہ کر دیا گیا۔ تو آئندہ جرأتیں اور بڑھیں گی اسکول کا ڈسپلن چوپٹ ہوگا لڑکے ہوں یا لڑکیاں دونوں کی معاشرت و تہذیب غلط سبق حاصل کریں گی۔

آج ۲ر جنوری ۶۵ء تازہ خبر ملی ہے کہ مسز سبحانی تحقیقاتی دورہ پر آئی ہیں۔ بعد میں خبر ملی ہے کہ محض ایک تحریر پر معاملہ ختم کر دیا گیا۔ راما دیوی نے مسز سبحانی کو ایک معافی نامہ لکھ دیا جس میں اپنی غلطی مانی گئی ہے۔ جہاں تک اعتراف جرم کا تعلق ہے بہترین صورت ہے۔ ایسے معاملہ کو رفع گزشت کر دیا جائے ورنہ ممکن تھا کہ واقعہ کچھ کا کچھ سامنے آتا۔ ذمہ داروں کا فعل ہے انھوں نے اسی میں بہتری دیکھی ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ بچیوں میں جو جراثیم سرایت کر چکے ان کا علاج یہ نہیں تھا اس کا علاج اصل یہ ہے کہ ماحول کو صاف کر دیا جائے ایسی استانیاں جو بے قابو ہوں ان کو تبدیل آب و ہوا پر مجبور کر دیا جائے۔

مراسلت

جامعہ کراچی

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ ایک عرصہ کے بعد کاکوری اخبار ملا خوشی ہوئی مجھ کو تو یہ خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ خدانخواستہ کہیں ہماری بے حسی تو رنگ نہیں لائی۔ اللہ کا شکر ہے کہ ابھی تک آپ اپنی جد و جہد میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالی آپ کو ہمت دے اور ہم سب کو توفیق دے کہ ہم کم از کم اخبار کی سالانہ قیمت ہی برابر دیتے رہیں۔ میں آج اپنا چندہ انوار بک ڈپو کراچی روانہ کر رہا ہوں۔

ماجد حسن علوی

(باقی صفحہ ۵ پر)

پاکستانی ڈاک

سجاد الحسن صاحب علوی نے اپنی شادی کی سالگرہ منائی جس میں اعزا خصوصی نے شرکت کی تقریب ۲۰ر دسمبر کی شام کو ۷ بجے منائی گئی۔

وصیفہ سجاد نے اپنی سالگرہ کی خوشی میں اعزا اور دوستوں کو بہت ہی پرتکلف دعوت عصرانہ دی۔ اس کے بعد ایک بہت ہی پرلطف و دلچسپ پروگرام کے تحت جناب مظہر علی صاحب علوی نے اس موقعہ پر کچھ لوگوں کو خطابات مرحمت فرمائے جو بہت پسند کئے گئے۔ اس پروگرام سے پہلے احسان صاحب کاکوروی نے اپنا مزاحیہ کلام سنایا۔ تقریباً ۲ گھنٹہ تک یہ دلچسپ سلسلہ چلتا رہا۔ اس کے بعد محفل برخاست ہوگئی۔

عقیقہ:- ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ اعتقاد الحسن صاحب علوی نے اپنے صاحبزادے احمد امتیاز کا عقیقہ ۲۵ر دسمبر ۴۶ کو کیا۔ اس کے بعد ایک زنانہ محفل میلاد منعقد ہوئی جس میں تمام لڑکیوں اور عورتوں نے برابر کا حصہ لیا۔ ہم اسمار اعتقاد اور دیگر اعزا کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

خبر میں یہ بھی اطلاع دی گئی ہے کہ اسی تاریخ کو جناب کبیرالدین صاحب کرمانی اور بیگم کرمانی کو ۸ بجے شب میں ایک پرتکلف دعوت دی گئی۔ لذیذ کھانوں کا بڑا اہتمام تھا۔

محمد طارق صاحب علوی صاحبزادہ راشد الدین علی صاحب علوی اپنے سرکاری کام سے ۱۰ دن کے لئے لاہور گئے تھے کراچی واپس ہوگئے۔

ولادت:- ہمیں کل شام کو یہ اطلاع ملی ہے کہ جمیلہ النساء (صاحبزادی عماد الحسن مرحوم) کے یہاں ۲۳ر دسمبر کو رات میں ½۱۲ بجے صاحبزادہ تولد ہوا۔ خدا مبارک کرے۔

یونس حسن صاحب فرخ۔ معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ موصوف کا گھر کا گھر شفاخانہ بنا ہوا ہے اور سب انفلوئنزہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ علاج سب کا ہو رہا ہے۔ جس سے کسی کسی کو افاقہ معلوم ہوتا ہے۔

اشرف بانو صاحبہ خیرپور سے ۱۶ر دسمبر کو کراچی تشریف لائیں۔ آپ تعطیل سرما میں آئی تھیں۔ قیام اپنے بھائی رؤف رشید صاحب کے یہاں رہا۔ ۱۲ یوم قیام کے بعد ۲۵ر دسمبر کو اپنے شوہر کے ہمراہ بذریعہ کار خیرپور واپس ہوگئیں۔

خیرپور کی اطلاع ہے کہ شہاب انصاری صاحب فرنگی محلی ایک ماہ اکاڈمی انتظامیہ کی ٹریننگ کے سلسلے میں گئے تھے واپسی پر کچھ روز خیرپور میں قیام کے بعد حیدرآباد اور کراچی کے دورہ پر روانہ ہوگئے کراچی میں دو روز قیام کیا۔

فریدالدین صاحب علوی (عرف عقیل صاحب) صاحبزادہ سعیدالدین صاحب علوی ۱ر دسمبر کو کراچی آئے تھے اپنے والد اور اعزا سے ملکر دو دن بعد لاہور واپس پہونچ گئے۔

اطلاع ملی ہے کہ ۲۰ر دسمبر ۴۶ بروز اتوار بشیر لاج ناظم آباد میں احسان احمد علوی کی طرف سے جناب ڈاکٹر محمد کاشف صاحب علوی اور ان کی بیگم روشن آرا صاحبہ نیز کبیرالدین صاحب کرمانی اور ان کی بیگم نسیم صاحبہ کی شادیوں کی خوشی میں ایک شاندار دعوت عصرانہ دی گئی جس میں دونوں حضرات کے خصوصی احباب مع بیویاں شریک رہیں۔ احباب کے دیر میں پہونچنے سے دعوت بعد مغرب شروع ہوئی۔ خورد و نوش کے بعد محفل شعر و سخن کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک گھنٹہ تک محفل گرم رہی مجبوراً اس خیال سے کہ بعض حضرات کو بہت دور جانا ہے یہ پرفریب اور دلچسپ محفل ختم کر دینا پڑی۔

یہ بھی ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کبیرالدین صاحب کرمانی اور ان کی اہلیہ جمیل صاحب قدوائی کی طرف سے بھی ایک دعوت عشائیہ میں مدعو تھیں۔ جس میں خصوصی احباب بلائے گئے تھے۔ جمیل صاحب نے بڑا اہتمام کیا تھا۔ بعد طعام شعر و شاعری کا بھی بازار گرم رہا۔ تقریباً ½۱۰ بجے یہ محفل برخاست ہوئی۔

نصیرالدین صاحب علوی اطلاع دیتے ہیں کہ انھوں نے اپنا مکان دستگیر کالونی کا چھوڑ دیا ہے اور اپنے نئے مکان پی۔ای۔بی کالونی ۲۰۲/اے میں آگئے ہیں۔ تمام احباب اسی پتہ پر خط و کتابت کریں پتہ یہ ہے:- ۲۰۲/اے پیر الٰہی بخش کالونی نزد سبحانی اسپتال کراچی۔

احتشام علی صاحب عباسی :- اطلاع ملی ہے کہ موصوف کے ڈھاکہ پہونچنے کے بعد پیٹ پر ایک بال توڑ ہو جانے سے سخت تکلیف میں مبتلا ہو گئے اور ایک ہفتہ تک دفتر نہ جا پائے۔

تازہ اطلاع سے یہ معلوم کر کے اطمینان ہوا کہ اب طبیعت روبصحت ہے دفتر جانا شروع کر دیا ہے خود مطلع فرماتے ہیں کہ وہ مستقل طور پر ڈھاکہ قیام کریں گے۔ خط وکتابت کرنے والے فلیٹ نمبرہ الفنڈ روڈ ڈھاکہ کے پتہ سے خطوط روانہ کریں۔

ڈاکٹر شمسیہ بانو کرمانیہ کا پتہ بھی تبدیل ہو گیا ہے اور ان کا تبادلہ حیدرآباد ہو گیا خط وکتابت کرنے والے اب خطوط اس پتہ سے بھیجیں۔ کیپٹن شمسیہ بانو کرمانیہ سی ایم ایچ حیدرآباد۔ سندھ۔ پاکستان

نشاط احمد صاحب کرمانی نے نامہ نگار کو ایک بیان دیتے ہوئے اپنے اس ارادہ کا اظہار کیا کہ وہ پان اسلامک کے جہاز ران کمپنی کے کلم سے جہاز سفینۂ حجاج پر زنجبار جا رہے ہیں۔

بیان جاری رکھتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ ان کا ارادہ علاوہ زنجبار کے دنیا کے دوسرے بڑے ملکوں میں بھی بغرض سیر وسیاحت جانے کا ہے ویسے تو موصوف انشاء اللہ ماہ شوال سے پہلے کراچی پہونچ رہے ہیں۔

ندیم ضیا علوی (صاحبزادہ اکبر علی صاحب علوی) کو ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ بخار آ رہا ہے دو تین دن بخار ۱۰۳ تک پہونچ گیا علاج برابر ہو رہا ہے خدا کرے بخار جلد اتر جائے۔ کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔

شاداں احمد النساء (صاحبزادی حکیم شاد احمد صاحب علوی) آج تین چار روز سے بخار میں پڑی ہوئی ہے علاج ہومیو پیتھک ہو رہا ہے جس سے کسی قدر افاقہ ہے۔

منظر علی صاحب علوی عارضی پرمٹ پر اعزاء سے ملنے آجکل وطن آئے ہوئے ہیں۔

وحید الحسن صاحب علوی بھی تشریف لائے تھے بدقسمتی سے ایڈیٹر سے ملاقات نہ ہو پائی۔

سنا ہے کہ وہ فرما گئے ہیں کہ اخبار ان کو نہیں پہونچ رہا ہے ان کا پتہ جن صاحب کو صحیح معلوم ہو مطلع فرمائیں۔

موصوف بھی عارضی پرمٹ پر ایک مدت کے بعد وطن آئے تھے واپس ہو گئے۔

مراسلات بقیہ صفحہ (۳)

ہنٹس ویل امریکہ :- ۲۵ دسمبر ۶۲ء

ایڈیٹر صاحب کاکوری اخبار اسلام علیکم!

یہ خط آپ کو صرف اطلاع دینے کے لئے لکھ رہا ہوں۔ چودھری شہاب احمد صاحب جو بحیثیت کھلاڑی یونائیٹڈ انڈسٹریز ڈائرکٹر کے امریکہ آئے ہیں ہم لوگوں سے ملنے کے لئے بھی آئے تھے صرف ایک دن کے لئے۔ ان کا سفر زیادہ تر نیویارک اور نیو انگلینڈ میں رہا۔ موصوف میرے بہنوئی ہیں۔ وہ رات میں ۱۱ بجے ہوائی جہاز سے پہونچے تھے اور دوسرے دن ۴ بجے واپس ہو گئے اس درمیان میں بیان بارش ہو رہی تھی۔ اس لئے زیادہ تفریح نہ کر پائے ہم لوگ ان کو اس جگہ لے گئے جہاں امریکہ کے بڑے بڑے راکٹ بنائے جاتے ہیں۔

وہاں ایک ڈومین میں نمائش کے لئے وہ سب راکٹ کھڑے ہوئے تھے جو ابھی تک حکومت امریکہ بنا چکی ہے۔ اس میں جرمنی کا سب سے پہلا راکٹ بھی نمائش کے لئے تھا جو جرمنوں کے جنگ کے زمانہ میں لندن شہر پر ہزاروں کی تعداد میں گرائے تھے اس کی قدامت سے کے مقابلہ میں موجودہ راکٹ سیکڑوں گنا بڑے ہیں۔

چودھری صاحب سے ملاقات کوئی آٹھ سال بعد ہوئی جتنے روز وہ امریکہ میں رہے تقریباً روز بذریعہ ٹیلیفون بات چیت ہوتی رہی ان سے ایک مدت کے بعد ملنے پر ہم سب لوگ بہت خوش ہوئے۔

شہاب علوی

حالاتِ وطن

کلکتہ کی خبریں:-

نتائج امتحان:-

قدسیہ خاتون عزت نوشاد کلاس ششم سے کامیاب ہو کر ہفتم میں آگئیں
احمد شجاع صدیقی نہم سے کامیاب ہو کر دہم میں آئے۔

احمد شجاع صدیقی کلکتہ ڈسٹرکٹ پرائمری اسکالرشپ امتحان سکنڈ ڈویژن سے پاس کرکے درجہ پنجم میں آئے۔

کراچی کی ایک معتبر تحریر سے معلوم ہوا کہ محمد عارف صاحب علوی جو گذشتہ سال سکھر تبدیل ہو کر گئے تھے اب پھر کراچی واپس آگئے ہیں۔ اعزا و احباب اسی کراچی کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

طارق احمد علوی صاحبزادہ احمد توفیق علوی جھنجھوی نے اپنے کالج حسین آباد میں سالانہ انگلش ڈیبیٹ میں اول انعام حاصل کیا اور یہی انگلش اے ے کمپیٹیشن جو اسلامیہ کالج میں ہوا تھا اس میں سکنڈ پرائز پایا۔ طارق احمد سائنس کا طالب علم ہے۔ اللہ مبارک کرے۔

بارہ بنکی کی خبریں:-

محمد فاروق علی صاحب عباسی انجینئر بارہ بنکی تحریر فرماتے ہیں:
"برادر عزیز احتشام علی عباسی جہاں بھی ہوں اپنی خیریت سے فوراً مطلع کریں اگر مشرقی پاکستان میں ہوں تو اپنے پتہ سے آگاہ کریں۔
موصوف کا پتہ:- احتشام علی عباسی صاحب ۵/الف ۱۵۱ الفنسٹن روڈ ڈھاکہ ۵ ہے۔

ڈاکٹر قاضی صبیح الدین بلگرامی:-

۱۴ر دسمبر ۶۶ء تا ۲۲ر دسمبر ۶۶ء جو بین الاقوامی ارضیاتی کانگرس دہلی میں منعقد ہوئی تھی اس میں تمام دنیا کے ملکوں کے تقریباً نمائندہ ہو مندوبین نے شرکت کی تھی پاکستان کی جانب سے میرے بھتیجے داماد ڈاکٹر قاضی صبیح الدین سلمہٗ بلگرامی بی ایس سی (علیگ)، ڈپلومہ سائنس ددین (انڈیا) پی ایچ ڈی (امریکہ) مانچسٹر منیجر پاکستان کروم سائنس کمپنی ہندو باغ (پاکستان) بھی بطور پاکستانی ڈیلیگیٹ کے شرکت کی تھی بعد ازاں ان کا قیام ۲ یا ۳ دن علی گڑھ میں اپنی والدہ محترمہ بیگم قاضی عزیز الدین احمد بلگرامی مرحوم (دہلی) ۲۷ر دسمبر کو بارہ بنکی آئے تھے ۲۹ر دسمبر کو واپس علی گڑھ ہوئے۔ اور ۳ر جنوری کو بذریعہ ہوائی جہاز لاہور روانہ ہو گئے۔ خدا کرے بخیریت پہنچ گئے ہوں۔

تقسیم انعامات مدرسہ اسلامیہ کاکوری

۲۹ر دسمبر ۶۶ء کو اعلان کے مطابق مدرسہ اسلامیہ جھنجھوی اور عرف کاکوری میں سالانہ جلسہ تقسیم انعامات انعقاد پذیر ہوا۔ جلسہ صبح ہی سے شروع ہوئی تھی ۱ بجے سے ایک بزم مشاعرہ زیر صدارت خلیل احمد صاحب علوی پرنسپل ہائر سکنڈری اسکول کاکوری شروع ہوئی۔

مولانا مصطفیٰ احسن صاحب علوی منیجر اسلامیہ اسکول علی الصبح آگئے تھے وحید صاحب وحید۔ ضیا شاہجہاں پوری۔ نسیم کاکوروی بیکس کاکوروی نے اپنا کلام سنایا۔ ۱ بجے پہلی نشست ختم ہوئی۔ ۲ بجے دوسری نشست تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ صدر منتخب اشفاق حسین صاحب مالک کارخانہ احمد حسین ولد ار حسین لکھنؤ خرابی طبیعت کی بنا پر آنے سے معذور رہے۔ لہٰذا مولانا مصطفیٰ احسن صاحب نے مولانا محمد محسن صاحب آلہ آبادی کو صدر منتخب کیا۔ وہ ایک تقریر دل کے تقسیم انعامات کے لئے مولانا مصطفیٰ احسن صاحب نے شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب سے استدعا کی کہ وہ اپنے دست مبارک سے یہ انعامات بچوں کو تقسیم کر دیں چنانچہ تین انعامات جو عبدالقدیر صاحب نے خصوصیت کے ساتھ عنایت فرمائے تھے۔ باقی ہر کامیاب طالب علم کو انعامات دیئے گئے اور اس طرح سے بچوں کی ہمت افزائی کی گئی۔ اسکول کمیٹی کے صرف چار ممبران موجود تھے نعیم الدین صاحب، طاہر حسن صاحب، الحمید احمد اور خود جناب منیجر صاحب اتفاق وقت کہ احسن مجتبیٰ علوی صاحب نے جو عارضی ہیڈ

آئے ہوئے تھے، جلسہ میں شرکت فرمائی۔ ۲ بجے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ جلسہ میں حسب ذیل حضرات کے عطیات دینے کا اعلان کیا گیا۔ سید اشفاق حسین صاحب ۲۰۰ روپیہ۔ مولوی فہیم الدین صاحب ۵۰ مولوی محمد حسن صاحب ۵۰/-۔ منشی احترام علی صاحب ۲۴/- سالانہ۔

عبد القدیر صاحب علوی دورہ پر: ہمیں مخبر ذرائع سے یہ اطلاع ملی ہے کہ عبد القدیر صاحب علوی سرکاری دورہ پر ۳ یا ۴ جنوری سے روانہ ہو گئے۔ آپ بی، پونا، بنگلور، بمبئی، میسور، کا ٹریننگ کے سلسلے میں دورہ کر رہے ہیں۔

ولادتیں:-

ہم مسرت کے ساتھ اس خبر کو شائع کر رہے ہیں۔ کہ ۳۰ دسمبر کو بیگم ارشد علی خاں صاحب کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی خدا مبارک کرے اور عمر دراز دے۔ ہم بیگم صاحبہ قاضی راشد علی خاں صاحب کو پوتی کی پیدائش پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ زچہ بچہ دونوں الحمد للہ اچھے ہیں۔

ڈھاکہ مشرقی پاکستان کی ایک نجی تحریر سے یہ خبر ملی ہے کہ بیگم چودھری رفیق احمد صاحب (خاتان) کے یہاں بھی لڑکی پیدا ہوئی ہے خدا مبارک کرے۔

درخت سے گر کر ہلاک:- ہائر سکنڈری اسکول کاکوری کے چھٹے درجہ کا بارہ تیرہ برس کا ایک لڑکا رام ناتھ گلا گنوان کا رہنے والا تھا ایک درخت سے گرا دماغی چوٹ زیادہ آئی۔ لکھنؤ لے جایا گیا۔ جہاں تکالیف کی تاب نہ لاتے ہوئے ختم ہو گیا ہائر سکنڈری اسکول نے خبر پاتے ہی سوگ میں اسکول بند کر دیا۔

بچی گھر کھرے سے ٹکرا گئی: پنڈت بابو لال گپتا کی ... بچی اپنے گھر کے سامنے والی دکان سے مونگ پھلی لیکر واپس ہو رہی تھی ایک گھر گھرا جو غالباً صد پور کا بتایا جاتا ہے، لکھنؤ سے آ رہا تھا بچی چونکہ یکایک سامنے آ گئی۔ گھوڑا سنبھالنے کی بہت کوشش کی مگر بچی زد میں آ ہی گئی۔ مقامی ڈاکٹر بلگرامی نے فوراً انجکشن دیا۔ یوں تو کوئی خاص بات نہیں معلوم ہوتی۔ اندرونی چوٹ کچھ ہو۔

بہر حال عام شہرہ بھی یہی ہے کہ لکھنؤ میں دکھا دینا چاہیے۔ چنانچہ لکھنؤ لے گئے ہیں۔ غالباً کالج میں داخل ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ لڑکی خطرے سے باہر ہے۔ ہمارے خیال پر چوٹ سے زیادہ سہمی ہوئی ہے اللہ نے بڑا فضل کیا۔

کامیابی امتحان: حسن الدین عثمانی (صاحبزادہ مصلح الدین صاحب آسیر) نے اس سال مولانا آزاد ہائی اسکول اورنگ آباد سے پونا بورڈ کے امتحان ایس۔ ایس سی میں شرکت کی تھی خدا کا شکر ہے کہ نتیجہ آ گیا۔ اور سکنڈ ڈویژن کامیاب ہو گئے اللہ مبارک کرے۔

کمال عباسی صاحب جو آصف صاحب کی شادی کے سلسلے میں لکھنؤ آئے تھے ایک ہفتہ قیام کے بعد لاہور واپس ہو گئے۔

ڈاکٹر تقی احمد صاحب جنجل نے اسی گذشتہ ہفتہ میں سیتاپور میں آنکھ قدح کرائی تھی بعد میں تکلیف بڑھ جانے کی وجہ سے ڈاکٹروں کے مشورہ سے دوبارہ اسپتال میں داخل ہو گئے ہیں۔ پٹی باندھ دی گئی ہے خیال ہے کہ دوبارہ آپریشن ہو گا۔

آصف علی خاں عباسی صاحب (صاحبزادہ قاضی اختر علی خاں صاحب مرحوم) کا عقد منور صاحبہ کے ساتھ ۲۵ دسمبر ۶۳ء بخیر و خوبی انجام پایا۔ خدا مبارک کرے۔ جمعہ کے دن بارات نو بجے مورودن سے سیتاپور گئی جہاں بارات کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ فراخدلی سے خاطر تواضع ہوئی بعد نماز جمعہ عقد ہوا۔ سہ پہر کو رخصتی عمل میں آئی بعد مغرب بارات مع عروس جناب احسان اللہ صاحب کرمانی کے دولت کدہ واقع نیا گاؤں پہونچی جہاں جلواء اور احباب کو شاندار ... دیا گیا۔ حسن الدین عثمانی نے مائکروفون پر سہرا پڑھا جس نے کافی داد و تحسین حاصل کی۔ بخصوص شرکا میں ڈاکٹر زیدی صاحب، شاکر علی صاحب صدیقی ایم ال سی۔ غلام حسنین صاحب کارپوریٹر، عبد الرؤف صاحب عباسی اور حامد صاحب کارپوریٹر قابل ذکر ہیں تقریباً ۱ بجے رات کو اس تقریب سے فراغت ہوئی۔ ہم اس پر مسرت تقریب پر آصف علی خاں صاحب کی والدہ محترمہ اور دیگر اعزا کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

سہرا
از: حسن الدین عثمانی

سر پہ آصف کے چمکتا ہے دمکتا سہرا
مرحبا صلِ علیٰ نور سراپا سہرا
آسمانوں نے بہت جھوم کے گوندھا سہرا
خوب مرغانِ نوا سنج نے گایا سہرا
رحمتِ عالم بے ہوتا ہے خلائق کا ہجوم
لائے ہیں حسن و لطافت کا نرالا سہرا
اقتدار آئے ہیں بیٹے کو پہنانے کیلئے
تحسین خلد کے پھولوں کا مہکتا سہرا
منّو آج بنی اور بنا ہے آصف
بڑھ کے اخلاص سے اکرام نے باندھا سہرا
عائشہ قد کے لے آئی ہیں تارے گویا
کہکشاں کا رخ نوشہ پہ ڈالا سہرا
سیدہ دھوم سے لائی ہیں جو آصف کیلئے
بڑھ کے احسان نے ارمانوں کا باندھا سہرا
مجتبیٰ جوشِ مسرت سے ہوئے سر بہ سجود
للہ الحمد ہے نور کا تڑکا سہرا
اور کمال لائے ہیں بھانجے کے سنورنے کیلئے
دولت و حشمت و ثروت کا دمکتا سہرا
اپنے بھانجے کو طرحدار بنانے کیلئے
عاقلہ نے نئے انداز کا گوندھا سہرا
کتنے ہیں تارِ نظر اب تیرے مشتاقوں کے
رخ پہ نوشہ کے ہے زرتار سراپا سہرا
کتنا اتراتا ہے بل کھاتا ہے سر چڑھ کے تیرے
فلکِ حسن ہے گویا ہے ثریا سہرا
دل و جان آج چھڑکتے ہیں در آصف پہ حسن
کیا کنیزہ نے دل و جان کا گوندھا سہرا

بارہ یا چودہ برس کے بعد مراجعت وطن :-

منشی امتیاز علی صاحب جو داروغہ جعفر صاحب مرحوم کے خاندان برگد تلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ کاکوری اسکول کے ہم لوگوں کے ساتھی ہیں۔ بڑی مسرت ہوئی یہ معلوم کرکے کہ امتیاز علی صاحب نے ایک عرصہ کے بعد وطن کا رخ کیا ہے۔ دکن میں قیام ہے کاکوری اخبار سے خاص شغف ہے۔ آپ ۱۱ر نومبر کو تشریف لائے اور ۲۱ر جنوری کو اپنے مستقر پر واپس ہو گئے

پروگرام تراویح :-

مسجد تکیہ شریف :- پہلا قرآن پاک مولانا شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب نے ۱۰ر رمضان کو ختم کیا دوسرا قرآن پاک شکیل میاں سلمہٗ نے ، رمضان شریف سے شروع کر دیا۔

مسجد جامع کٹرہ بازار :- حافظ عنایت احمد صاحب
〃 حجرہ گدی میں :- حافظ اعجاز علی صاحب
〃 ساگر تالاب :- حافظ شاہ راشد علی صاحب
〃 حسن علی خاں کا احاطہ :- نئے حافظ لہرپور سے بلائے گئے
〃 چودھری محلہ :- حافظ نابینا پڑھ رہے ہیں۔

کاکوری اسکول اولڈ بوائز

اولڈ بوائز کے ایک ہنگامی جلسہ نے جہاں اپنے مستقل عہدہ داروں کا چناؤ کیا ہے وہیں آئندہ اتوار کو ایک اہم جلسہ کا اعلان بھی کیا ہے جس میں اپنے کلب کے قوانین و ضوابط بنانے کے لئے جس کمیٹی کی تشکیل کی تھی اس سے دستور العمل کا مسودہ بھی طلب کیا ہے۔

ڈاکٹر سید احمد علوی پرنٹر و پبلشر نے سرفراز پریس لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار کاکوری سے شائع کیا